پرویز

منکرِ حدیث ہے
یا
منکرِ قرآن

مولانا مدرار اللہ مدرار ۔ مردان

قسط ۸

تنقیدی جائزہ

حیات و رفع عیسیٰ علیہ السلام سے انکار ۶۱ - اِذ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیسیٰ اِنِّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ (۳/۵۵) خدا نے عیسیٰؑ سے کہہ دیا کہ تم اطمینان رکھو ان کی یہ سازش کامیاب نہیں ہوسکتی ۔ تم اپنی طبعی موت مروگے ۔ میری طرف سے تمہارے مدارج بلند ہوں گے ۔ (مفہوم القرآن ص ۱۳۲)

آیت کا اصلی ترجمہ یہ ہے :۔

"جب اللہ نے فرمایا میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں"

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف ناپاک منصوبے بنائے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب منصوبوں کو خاک میں ملا دیا ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قدرت سے اپنی طرف آسمان پر بلا لیا ۔ جو قیامت کے قریب پھر آسمان سے دنیا میں تشریف لائیں گے ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہی تمام اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھائے گئے ہیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اور پرویز دونوں کو اس سے انکار ہے ۔ آیت میں رَفع کا لفظ آیا ہے ۔ اور اس کے معنی بلند ہونے کے ہیں ۔ یہ لفظ آسمانوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے ۔ جیسے "رَفَعَ السَّمٰوٰت" یعنی اللہ نے آسمانوں کو بلند کیا اور یہی لفظ یوسف علیہ السلام کے لئے بھی استعمال ہوا ہے ۔ "وَرَفَعَ اَبَوَیہِ عَلَی العَرشِ" یعنی یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو زمین سے اٹھا کر تخت پر بٹھایا ۔ لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اس سے رفع جسمانی مراد نہیں بلکہ رفع روحانی مراد ہے ۔ اور اب پرویز بھی اس کی تقلید میں کہتا ہے کہ اس رفع سے مدارج کی بلندی مراد ہے ۔ اس کے علاوہ مرزا قادیانی حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں ۔ اور پرویز بھی حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا ۔ اور ان کی طبعی موت اور وفات کا قائل ہے ۔ اسی طرح دونوں قرآن و حدیث کی مخالفت اور تکذیب میں ہم زبان اور ہم نوا ہیں ۔ ع

متفق گردید رائے بو علی با رائے من

عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے سے انکار ۶۲ - اِنَّ مَثَلَ عِیسیٰ عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَہٗ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُن فَیَکُونُ ط (۳/۵۹)

اب آگے عیسائیوں کے اس عقیدے کی طرف کہ عیسیٰ ؑ بن باپ پیدا ہوئے تھے لہٰذا وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ سو
ان سے کہو کہ یہ تمہارے ذہن کی تراشیدہ باتیں ہیں۔ خدا کے نزدیک عیسیٰ ؑ کی پیدائش کی بھی وہی کیفیت ہے
جو ہر آدمی کی پیدائش کی ہوتی ہے۔ انسان کے لئے سلسلۂ پیدائش کی ابتدا مٹی کے جمادات سے ہوتی ہے اور وہ
خدا کے مقرر کردہ سلسلے کے مطابق مختلف مراحل طے کرتا ہوا پیکر بشریت میں آجاتا ہے۔ اسی طرح عیسیٰ ؑ کی پیدائش
ہوئی تھی۔ (مفہوم القرآن ص ۱۳۳)

آیت کا اصلی ترجمہ یہ ہے:

"خدا کے نزدیک عیسیٰ ؑ کی مثال ہو بہو آدم کی مثال ہے جسے مٹی سے پیدا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا بس وہ ہو گیا"

اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کا بیان فرما رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو فقط
باپ نہ تھا۔ اور میں نے پیدا کر دیا تو کیا تعجب ہے میں نے حضرت آدم کو تو ان سے پہلے پیدا کیا تھا حالانکہ
ان کا باپ بھی نہ تھا۔ بلکہ ماں بھی نہ تھی مٹی سے پتلا بنایا اور کہہ دیا آدم ہو جا تو وہ اسی وقت ہو گیا۔ پھر
مجھ پر صرف ماں سے پیدا کرنا کیا مشکل ہے کہ بغیر ماں اور باپ کے بھی پیدا کر دیا۔ پس اگر صرف باپ نہ ہونے
کی وجہ سے حضرت عیسیٰ ؑ خدا کا بیٹا کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں تو حضرت آدم ؑ بطریق اولیٰ اس کا استحقاق
رکھتے ہیں۔ اور انہیں خود تم عیسائی بھی نہیں مانتے۔ پھر حضرت عیسیٰ ؑ کو اس وجہ سے بطریق اولیٰ ہٹانا چاہیے
کیونکہ ابنیت کے دعوے کا بطلان اور فساد یہاں اس سے بھی زیادہ ظاہر ہے۔ یہاں ماں تو ہے۔ وہاں تو
ماں بھی نہ باپ۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت کا ظہور ہے کہ آدم کو بغیر مرد و عورت کے پیدا کیا
اور حوا کو صرف مرد سے بغیر عورت کے پیدا کیا۔ اور عیسیٰ ؑ کو صرف عورت سے بغیر مرد کے پیدا کیا۔ اور باقی
انسانوں کو مرد و عورت سے پیدا کیا۔

آیت میں حضرت عیسیٰ اور حضرت آدم علیہم السلام دونوں کے متعلق بیان کئے گئے ہیں لیکن پرویز
صاحب نے دونوں حقیقتوں کو [illegible] مغالطہ انگیز طرز بیان سے چھپا دیا۔ وہ اس حقیقت کو ماننے کے لئے
تیار نہیں کہ حضرت آدم ؑ ماں باپ کے بغیر مٹی سے پیدا کئے گئے تھے بلکہ سرے سے ان کے وجود ہی کا منکر ہے
جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اور نہ اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ باپ کے بغیر ماں سے پیدا ہوئے
تھے۔ اور [illegible] صورت کے [illegible] سے [illegible] کفر و سرکشی کا بھوت اس کے سر پر سوار
ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جس طرح دوسرے انسان ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ ؑ کی پیدائش بھی
اسی طرح ہوئی ہے [illegible]

غرض پرویز آدم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں قرآن کے صریح نصوص کو رد
کرتا ہے اور ان کی تکذیب اور انکار میں مصر ہے۔

آیت مباہلہ سے انکار ۱۳۔ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۔ (۳/۶۱) ان سے کہہ دو کہ ہمیں اس مسئلہ میں جھگڑنا نہیں چاہتا۔ اگر تم دلائل و براہین اور علم و بصیرت کے باوجود حق کو تسلیم کرنا نہیں چاہتے تو ایسی صورت میں ہماری راہیں جدا جدا ہیں ہم کنارہ کشی اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم اپنے آپ کو اپنے آدمیوں اور عورتوں کو لے کر تم سے الگ ہو جاؤ۔ پھر ہم ایک دوسرے کے معاشروں میں دخل نہ دیں (مفہوم القرآن ص ۱۴۳)

آیت کا اصلی ترجمہ یہ ہے۔

" پس تو کہہ دے کہ آؤ ہم تم اپنے اپنے فرزندوں کو اور ہم تم اپنی اپنی عورتوں کو اور ہم تم خاص اپنی جانوں کو بلا لیں پھر ہم زاری کے ساتھ التجا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔"

آدم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو آیت ابھی گذر چکی ہے یہ آیت اس کے بعد اور اس مضمون کا تتمہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کی حقیقت بیان کرنے کے بعد اپنے پیغمبر حبیب پاک ﷺ کو حکم دیا کہ اگر اس قدر واضح بیان کے بعد بھی عیسائی تم سے امر عیسیٰ کے بارے میں جھگڑے تو انہیں مباہلہ کی دعوت دے۔ مباہلہ کی تعریف یہ ہے کہ کسی امر متنازع فیہ میں فریقین کا یہ کہنا کہ ہم میں سے جو ناحق پر ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔ مباہلہ میں ہر فریق اپنے کو اللہ کے سپرد کرتا ہے اور تضرع و الحاح کے بعد اسی کے فیصلے کا منتظر رہتا ہے۔ سنہ ہجری ۹ میں نجران کے عیسائیوں کا چودہ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور الوہیت مسیح کے مسئلہ پر گفتگو کرتے رہے۔ اسلامی عقیدہ بالکل صاف اور واضح تھا جیسا کہ ابھی کچھ تفصیل عرض کی گئی لیکن عیسائی اپنی بات پر اڑے رہے۔ آخر کار حضور ﷺ نے فرمان خداوندی کے تحت عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دلائی۔ کہ زبانی گفتگو تو ہو چکی اب آؤ ہم تم اپنے خاص افراد کو لے کر اپنے پروردگار ہی سے تضرع و زاری کے ساتھ عرض کریں کہ جو فریق ناحق پر ہو اس پر اللہ کی لعنت نازل ہو۔ آپ ﷺ نے پھر مایا اور اپنی اولاد میں سیدہ فاطمہ، سیدنا حضرت علی رض، حضرت حسن رض اور سیدنا حضرت حسین رض کو ہمراہ لے کر آپ تشریف لے آئے لیکن راویان تاریخ کا بیان ہے کہ عیسائیوں کی ہمت عین وقت پر جواب دے گئی اور صلح پر آمادہ ہو گئے کیونکہ مباہلہ کرنے میں ان کو اپنی تباہی یقینی نظر آ رہی تھی۔

مگر پرویز نے آیت مباہلہ کی ساری حقیقت سے انکار کیا۔ اور اسی طرح ساتھیوں کا اسے ایک اور رنگ دیا جو مشابہ اور انگریز ہونے کے ساتھ ساتھ مضحکہ خیز بھی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے عیسائیوں سے کہا کہ تم اپنے مردوں اور عورتوں کے ساتھ ہم سے کنارہ کش ہو جاؤ اور ہم تم سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔ اور پرویز کا حضور پر اور خود قرآن پر ایک عظیم افترا اور بہتان ہے اور پھر نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کے شرم انگیز یہ معنی کئے ہیں کہ " پھر ہم ایک دوسرے کے معاشرہ میں دخل نہ دیں۔" حالانکہ اس کے معنی یہ ہیں " پھر ہم جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔" لیکن پرویز کو قرآنی آیات کے شرم انگیز معنی کرتے شرم [illegible]

بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے

"ولباس التقویٰ ذالک خیر"

گل احمد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ